اس کو اتنا قطعی اور یقینی جانتا ہوں کہ میں اس کی قسم کھا رہا ہوں۔ اور اگر اس کی دلیل تمہیں اپنے باطن میں مطلوب ہے تو ﴿وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ۝﴾ (آیت ۲) یہ تمہارا ضمیر، یہ نفسِ ملامت گر سب سے بڑی دلیل ہے کہ یہ جب تمہیں بتاتا ہے کہ کیا خیر ہے اور کیا شر ہے اور یقیناً خیر، خیر ہے اور شر، شر ہے تو اس کے نتائج بھی نکلنے چاہئیں۔ نیکو کاروں کو ان کی نیکو کاری کی جزا ملنی چاہئے اور بدکاروں کو ان کی بدکاری کی سزا ملنی چاہئے۔ اور یہی آخرت اور قیامت ہے۔

سورۃ الدھر میں فرمایا گیا ہے کہ ہم نے انسان کو ملے جلے نطفے سے پیدا کیا تا کہ اسے آزمائیں۔ اور اس کے بعد نقشہ کھینچ دیا گیا ہے کہ اہلِ جنت کس آرام میں ہوں گے ان کو کیسی کیسی نعمتیں اپنے پروردگار کی طرف سے مل رہی ہوں گی۔

آخر میں سورۃ المرسلٰت ہے، اس میں بھی قیامت اور آخرت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اہل ایمان کو اور کافروں اور مشرکوں کو وہاں جن مختلف صورت ہائے حالات سے دوچار ہونا ہے، اس کی پوری تفصیل بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور سزا و عذاب سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔

☆ ☆ ☆

عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ (۳۰)

﴿عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ۝ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ۝ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ مُخْتَلِفُوْنَ۝ كَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ۝ ثُمَّ كَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ۝﴾

(النبا : ۱-۵)

قرآن حکیم کا تیسواں اور آخری پارہ ﴿عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ﴾ کے الفاظ سے شروع ہوتا ہے اور پارہ "عَمَّ" کے نام سے مشہور ہے۔ اس پارہ میں چھوٹی بڑی ۳۷ سورتیں شامل ہیں اور یہ تمام سورتیں، آخر کی چھ چھوٹی چھوٹی سورتوں کو چھوڑ

© rasailojaraid.com

کر، مکی ہیں اور مکے کے بھی بالکل ابتدائی زمانے سے متعلق ہیں۔ یہ سورتیں اصل میں اس مضمون کا مصداق ہیں جو سورۂ ہود کے بالکل ابتدا میں وارد ہوا : ﴿ الٓرٰ قف کِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۝﴾ قرآن مجید کا اسلوب یہ ہے کہ پہلے اس کی آیات محکم کی گئیں، پھر ان کی تفسیر کی گئی۔ ابتدا میں جو سورتیں نازل ہوئی ہیں وہ چھوٹی چھوٹی ہیں، تین تین، چار چار، پانچ پانچ، چھ چھ آیتوں پر مشتمل، لیکن اپنے مضامین کے اعتبار سے اور اپنے معارف و حقائق اور اپنے مفاہیم کے اعتبار سے بالکل ایسے ہیں کہ جیسے بڑے بڑے دریاؤں کو چھوٹے چھوٹے کوزوں میں بند کر دیا گیا ہو۔ چنانچہ اسی میں سورۃ الاخلاص بھی ہے جس کو نبی اکرم ﷺ نے پورے قرآن مجید کا ایک تہائی یعنی ثلث قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ یہ توحید کے موضوع پر انتہائی جامع سورہ ہے اور توحید ہمارے دین کی تین بنیادوں، یعنی توحید، معاد اور رسالت میں سے ایک اہم بنیاد ہے۔ اسی تیسویں پارے میں سورۃ العصر بھی ہے جس کے بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے : "لَوْ تَدَبَّرَ النَّاسُ هٰذِهِ السُّوْرَةَ لَوَسِعَتْهُمْ" کہ لوگ اگر اس ایک سورۃ پر تدبر کریں، غور و فکر کا حق ادا کریں تو (تین آیات پر مشتمل) یہ سورۃ ان کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے کافی ہو جائے گی۔ اس لئے کہ ان تینوں آیات میں قرآن مجید نے انسانوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی کا راستہ کھولا ہے۔ بالفاظِ دیگر جس راہِ نجات کے لئے قرآن مجید راہنمائی کر رہا ہے یہاں اس کی پوری جامعیت کے ساتھ تفسیر کر دی گئی ہے۔

اس پارے میں اکثر سورتیں جوڑوں کی شکل میں آئی ہیں۔ پہلی سورۃ سورۃ النبا ہے۔ یہ منفرد ہے، جو اصل میں انتیسویں پارے کی سورۃ المرسلٰت کا جوڑا ہے۔ اس میں بڑے پُر شکوہ انداز میں فرمایا : ﴿ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝﴾ یہ کس چیز کے بارے میں ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ کی دعوت کا نقطۂ آغاز ہی قیامت کی خبر اور آخرت کی طرف سے ڈرانا ہے۔ لہٰذا چہ میگوئیاں شروع ہوئیں، لوگوں نے ایک دوسرے سے پوچھنا شروع کیا کہ یہ کیا خبر ہے جو محمد (ﷺ)

© rasailojaraid.com

دے رہے ہیں۔ انداز وہی ہے جس کو مولانا حالی نے ان الفاظ میں ادا کیا ہے ؎

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

نتیجتاً ایک ہلچل پیدا ہو گئی' لوگوں نے ایک دوسرے سے پوچھنا شروع کر دیا ﴿عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ○ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ○ الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ○﴾ (آیات ۱۔۳) اُس بڑی خبر کے بارے میں جس کے متعلق یہ اختلاف میں پڑ گئے۔ فرمایا: ﴿كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ○ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ○﴾ (آیات ۴'۵) تم انکار کرتے رہو' اعراض کرتے رہو' وہ گھڑی تمہارے سامنے آئے جائے گی' پھر تمہیں معلوم ہو گا اور تم پر یہ حقیقت منکشف ہو جائے گی۔

اس کے بعد ایک جوڑا سورۃ النّٰزعٰت اور سورۃ عبس پر مشتمل ہے۔ ان میں مشترک قدر یہ ہے کہ دونوں میں قیامت کا ذکر ہے: ﴿فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ○﴾ (النّٰزعٰت : ۳۵) ﴿فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ○﴾ (عبس : ۳۳) اور قیامت کے احوال کا بیان ہوا ہے۔ سورۂ عبس میں نبی اکرم ﷺ کو تلقین فرمائی گئی کہ کفار میں سے جو لوگ صاحبِ حیثیت' دولت مند اور صاحبِ عزت و وجاہت ہیں' ٹھیک ہے ان کا اپنا ایک مقام ہے' اس اعتبار سے اگر آپؐ ان کی طرف التفات فرمائیں تو حکمتِ دین اور حکمتِ دعوت کے اعتبار سے یہ غلط نہیں ہے۔ لیکن یہ التفات اتنا نہ بڑھ جائے کہ اُن مسلمانوں کا حق تلف ہو جائے جو آپؐ کے پاس چل کر آتے ہیں۔ ﴿وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ○ وَهُوَ يَخْشٰى ○ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ○﴾ (عبس: ۹۔۱۱) ایسا نہ ہو کہ ان کے لئے آپ کی طرف سے کسی درجہ میں بھی بے اعتنائی کا اظہار ہو۔ اس طرح سے یہ پارہ دو دو سورتوں کے بڑے حسین و جمیل جوڑوں پر مشتمل ہے۔

اس کے بعد پھر سورۃ التکویر اور سورۃ الانفطار کا جوڑا آتا ہے۔ ان دونوں میں آخرت کے احوال کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ لوگوں کو معلوم ہو

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

جائے گا' اُس دن انسانوں کو پتہ چل جائے گا کہ میں کیا چھوڑ کر آیا تھا اور کیا آگے بھیج کر آیا ہوں۔ سورۃ التکویر میں وحی الٰہی کی سند بھی بیان کی گئی کہ اس کے پہلے راوی حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں ﴿ اِنَّهٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ كَرِيۡمٍ ۙ ذِىۡ قُوَّةٍ عِنۡدَ ذِى الۡعَرۡشِ مَكِيۡنٍ ۙ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيۡنٍ ۙ﴾ (آیات ۱۹۔۲۱) اور دوسرے راوی ہیں حضرت محمد ﷺ ﴿ وَمَا صَاحِبُكُمۡ بِمَجۡنُوۡنٍ ۙ وَلَقَدۡ رَاٰهُ بِالۡاُفُقِ الۡمُبِيۡنِ ۙ﴾ (آیات ۲۲'۲۳)

پھر سورۂ مطففین اور سورۂ انشقاق پر مشتمل بڑا حسین و جمیل جوڑا ہے۔ دونوں میں انسان کی گمراہی کے دو پہلو سامنے آئے ہیں۔ سورۂ مطفّفین میں کم تولنے اور ماپنے کے بارے میں فرمایا کہ یہ درحقیقت آخرت کے انکار کی علامت ہے اور سورۂ انشقاق میں نقشہ کھینچ دیا گیا ایک شخص اپنے اہل و عیال میں خوش و خرم بھولا ہوا ہے کہ ایک دن وہ بھی آنا ہے کہ جب اسے جواب دہی کرنی ہے۔

اس کے بعد سورۃ البروج اور سورۃ الطارق کا ایک خوبصورت جوڑا آتا ہے۔ اسی طرح اور آگے چلئے تو سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کا جوڑا ہے' دونوں میں مشترک نکتہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کو حکم دیا گیا ﴿ فَذَكِّرۡ اِنۡ نَّفَعَتِ الذِّكۡرٰى ؕ﴾ (الاعلیٰ : ۹) آپ یاددہانی کراتے رہئے' آپ کا فرض منصبی یہی ہے' دعوت و تبلیغ میں لگے رہئے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ عام طور پر جمعہ اور عیدین کی نمازمیں یہ دو سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس لئے کہ ان دونوں نمازوں کے ساتھ خطبہ ہے اور خطبہ کی غرض و غایت تذکیر اور یاددہانی ہے۔

اس کے بعد پھر ایک حسین و جمیل جوڑا سورۃ الفجر اور سورۃ البلد کا ہے۔ اس میں اُس وقت کے عرب معاشرے کا ایک پورا نقشہ کھینچا گیا ہے اور اس کی اخلاقی پستی اور گراوٹ کا تفصیلی حال بیان کیا گیا ہے۔

پھر چار سورتیں ہیں' جنہیں "چہار سورۂ نور و ظلمت" کہا جائے تو غلط نہ ہو گا۔ اس لئے کہ یہاں متضاد چیزوں کی طرف توجہ دلائی گئی' آسمان کی بلندی ہے تو زمین کی

© rasailojaraid.com

پستی ہے' دن کی روشنی ہے تو رات کی تاریکی بھی ہے ﴿ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝ ﴾ (الشمس : ۱'۲) اگلی سورۃ میں فرمایا : ﴿ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ ﴾ (الیل : ۱'۲) رات اور اس کی تاریکی' دن اور اس کی روشنی کا ذکر ان تینوں سورتوں میں آیا ہے۔ سورۃ الشمس میں تزکیۂ نفس کو بھی اسی انداز میں موضوع بنایا گیا۔ فرمایا: ﴿ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝ ﴾ (آیات ۹'۱۰) جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کر لیا وہ کامیاب ہو گیا۔ اور جس نے اس کو اپنے خاکی وجود میں دفن کر کے رکھ دیا وہ ناکام و نامراد ہوا۔ اگلی سورۃ الیل میں اس کی شرح بیان ہوئی اور مقامِ صدیقیت تک کا ذکر ہوا۔ اس سے اگلی دو سورتوں سورۃ الضحیٰ اور سورۃ الانشراح میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے اور آپؐ کی تسلی و تشفی اور دلجوئی اس طریقے سے کی گئی ہے جس کی اور کہیں مثال نہیں ملتی۔

اس کے بعد سورۃ التین ہے جس میں یہ بات سامنے لائی گئی ہے کہ انبیاء و رُسل علیہم السلام درحقیقت اپنی شخصیتوں کے اعتبار سے اس بات کا ثبوت ہیں کہ نوعِ انسانی کی تخلیق جو ہوئی ہے وہ گھٹیا پیمانے پر نہیں ہوئی ہے' بلکہ ﴿ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ﴾ (التین : ۴) کہ ہم نے انسان کو نہایت اچھی صورت بخشی۔ دیکھو ہمارے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو' ہمارے بندے موسیٰ علیہ السلام کو جو کوہِ طُور پر ہم سے ہمکلام ہوئے' ہمارے بندے عیسیٰ علیہ السلام کو جو زیتون کے جُھنڈوں میں تبلیغ کرتے رہے' ہمارے بندے نوح علیہ السلام کو جو اِنجیر کے درختوں میں' اُن پہاڑوں پر کہ جہاں انجیر کے درخت بکثرت ہوتے ہیں دعوتِ ایمان دیتے رہے۔ پھر سورۃ اِقرأ یا سورۃ العلق ہے' جس کے آغاز میں قرآن مجید کی پہلی وحی کی آیات شامل ہیں۔ پھر سورۃ القدر اور سورۃ البینۃ ہیں' جو انتہائی جامعیت کی حامل ہیں۔

اس کے بعد چار پانچ سورتیں آتی ہیں جن میں بالخصوص قیامت کا ذکر ہے :

﴿ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝ ﴾ اور ﴿ اَلْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ

(باقی صفحہ ۱۰۴ پر)

© rasailojaraid.com